

ٹرانسجینڈر (Transgender) کی شرعی حیثیت؟



دارالافتاء اہل سنت
(دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 10-08-2022

ریفرنس نمبر: Sar7961

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ Transgender قانون کیا ہے؟ کیونکہ سننے میں یہ آرہا ہے کہ اس قانون کے ذریعے کوئی بھی شخص اپنی جنس یا اپنی جنسی شناخت تبدیل کر سکتا ہے، یعنی کوئی بھی مرد اگر یہ کہے کہ میری جنسی شناخت مرد سے عورت لکھ دی جائے، تو بغیر کسی میڈیکل ثبوت کے صرف اس کے کہنے پر ادارہ جنس تبدیل کرنے کا پابند ہوگا، جس کے بعد وہ شخص عورت تصور کیا جائے گا اور اس پر تمام قوانین عورتوں کے لاگو ہوں گے، حتیٰ کہ وہ خواتین کے تعلیمی اداروں میں داخلہ لے سکے گا، وہ کسی مرد سے نکاح کر سکے گا، اس کا وراثت میں وہی حق تسلیم کیا جائے گا جو قانونی طور پر کسی عورت کا ہوتا ہے۔ تو اس طرح قانون کی وجہ سے ہم جنس پرستی کو جواز مل جائے گا، تو کیا کسی بھی اسلامی حکومت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اس قسم کی قانون سازی کرے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

اس سوال کے جواب میں ہم تین اعتبار سے گفتگو کریں گے۔

(1) ٹرانسجینڈر (Transgender) کسے کہتے ہیں؟

(2) اس قانون کے نفاذ پر شرعی طور پر لازم آنے والی چند خرابیاں؟

(3) کیا کسی بھی اسلامی حکومت کے لئے اپنے ملک میں ایسا کوئی قانون نافذ کرنا، جائز ہے؟

(1) ٹرانسجینڈر (Transgender) کسے کہتے ہیں؟

ٹرانسجینڈر ایک جدید مغربی اصطلاح ہے۔

لفظ "Transgender" دو الفاظ سے مُرگب ہے۔

Trans کے معنی "منتقل" یا "تبدیل" کرنا، جبکہ gender کے معنی "جنس" کے ہیں۔

مندرجہ ذیل تعریف اقوام متحدہ کی دستاویز سے لی گئی ہے۔

مرد یا عورت جو اپنی پیدائشی جنسی شناخت سے انحراف کر کے اپنی جنسی شناخت (Gender Identity) بدل لیتے ہیں۔ مثلاً مرد سے عورت یا خنثی، یا عورت سے مرد یا خنثی یا بے جنس ہونا چاہتے ہیں یا اس کے علاوہ کوئی دوسری جدید شناخت اختیار کرتے ہیں۔

ان میں سے بعض طبی طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے ہارمون تھیراپی یا سرجری وغیرہ بھی کروا لیتے ہیں۔ انہیں ٹرانس سیکسوائل (Transsexual) بھی کہا جاتا ہے۔

اور بعض صرف پیدائشی جنس سے مختلف Gender Expression یعنی جنسی اظہار کرتے ہیں یعنی وَضْعُ قَطْع، حُلِيَّة، لباس اور اطوار بدل لیتے ہیں۔ انہیں کراس ڈریسر (Cross Dresser) بھی کہا جاتا ہے۔

(2) اس قانون کے نفاذ پر شرعی طور پر لازم آنے والی چند خرابیاں

لفظ ٹرانسجینڈر کے کثیر المعانی ہونے اور سوال میں کی گئی وضاحت کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے کسی بھی قانون میں ضروری، شرعی قیودات کو شامل کیے بغیر مطلق رکھ کر بنانے اور نفاذ کرنے میں جو بہت سی شرعی خرابیاں لازم آئیں گی، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1. جھوٹ اور دھوکا دہی کا راستہ کھل جائے گا۔
2. احکام شرع کے نفاذ میں مشکل ہوگی۔
3. اعضاء کو کاٹتے ہوئے تَغْيِيرِ لَخْلِقِ اللہ اور مُثَلَّہ (یعنی خلقت تبدیل کرنے) کا راستہ کھل جائے گا۔
4. ہم جنس پرستی کو فروغ ملے گا۔
5. مرد و عورت کا ایک دوسرے سے مُشاہت اختیار کرنا قانونی طور پر جائز ہو جائے گا۔
6. بے پردگی و بے حیائی کو فروغ ملے گا۔

(1) جھوٹ اور دھوکا دہی کا راستہ کھل جائے گا:

اس قانون کے نتیجے میں کوئی بھی شخص اپنے لیے مُحَنَّث ہونے کا دَعْوٰی کر سکتا ہے، جبکہ حقیقت میں وہ مرد و عورت

میں کچھ بھی ہو سکتا ہے اور اس کے اس دعوے کو محض اس کے گمان پر یقین رکھتے ہوئے بغیر کسی ثبوت اور شرعی طریقہ کار کو اختیار کیے بغیر مان لیا جائے گا، تو اس میں صریح جھوٹ اور دھوکے کا راستہ کھل جائے گا، جبکہ جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا دونوں ہی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ یعنی: جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(سورہ آل عمران، آیت 61)

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جھوٹ کے متعلق فرمایا: ”ایاکم والکذب، فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا“ ترجمہ: جھوٹ سے بچو، کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جانے کا سبب ہیں۔ کوئی شخص جھوٹ بولتا اور سوچتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کی بارگاہ میں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، جلد 2، صفحہ 339، مطبوعہ لاہور)

اور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دھوکا دینے والوں کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”من غشنا فلیس منا“ ترجمہ: جو ہمیں دھوکا دے، وہ ہم میں سے نہیں۔“

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 70، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”عَدْرُ وَبَدْعُهُدٰی مَطْلَقًا سَبَّ سَبِّ حَرَامٍ هُوَ مُسْلِمٌ هُوَ یَا کَافِرٌ، ذَمٌّ هُوَ یَا حَرَبِ، مَسْتَمِنٌ هُوَ یَا غَیْرَ مَسْتَمِنٍ، اَصْلٰی هُوَ یَا مَرْتَدٌ۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 139، رضافاؤنڈیشن، لاہور) اور مزید یہ کہ حقیقی خُنْثٰی میں سے بھی کون مرد اور کون عورت کے حکم میں ہوگا؟ اس کا فیصلہ تو شریعتِ مطہرہ نے کرنا ہے اور شریعتِ مطہرہ میں اس کا ایک مکمل طریقہ کار موجود ہے، لہذا اسی طریقے کو سامنے رکھ کر ہی طے کیا جاسکے گا کہ کون کس قسم سے تعلق رکھتا ہے، تو جب حقیقی مُخْنَث میں بھی یہ لازم ہے کہ شریعت کے وضع کردہ طریقے کو اپنایا جائے، تو جس کے اَوَّلًا مُخْنَث ہونے میں ہی شک ہو، تو اس میں اس طریقے کو چھوڑ کر محض گمان کرنے یا کسی کے کہہ دینے پر ہی فیصلہ کرنا، بالکل بھی درست نہیں، بلکہ ایسا کرنے میں شریعتِ مطہرہ کے احکام کی خلاف ورزی لازم آئے گی، جبکہ ہر شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

(2) احکام شرع کے نفاذ میں مشکل ہوگی:

خنثی ہونے کا غلط دعویٰ مان لینے سے یہ ہوگا کہ ظاہری اعتبار سے اس پر خنثی کے احکام لاگو ہو جائیں گے، حالانکہ حقیقت حال اس سے مختلف ہوگی یعنی وہ شریعت کے ان احکامات کا مخاطب نہ ہوگا اور پھر خنثی ہونے کا دعویٰ کر لینے کے بعد اس قانون کے تحت چونکہ کوئی بھی مرد خود کو عورت اور کوئی بھی عورت خود کو مرد قرار دے سکتی ہے، تو اس کے بعد احکام شرعیہ کے نفاذ میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ جیسا کہ وراثت کہ اس میں خنثی کے احکام جُدا ہیں کہ ان کے جسم میں پائی جانے والی علامتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا کہ انہیں مرد کے اعتبار سے وراثت دینی ہے یا عورت کے اعتبار سے اور یونہی جو حقیقت میں عورت ہے، لیکن مرد ہونے کا دعویٰ کرنے کی بناء پر اسے مرد قرار دیا گیا ہوگا اور جو حقیقت میں مرد ہوگا، اسے اس کے عورت ہونے کا دعویٰ کرنے کی بناء پر عورت قرار دیا گیا ہوگا، تو ان کی وراثت میں جو حصہ شریعت کے مقرر کردہ اصول و ضوابط کے مطابق بنتا ہوگا، اس کا خلاف کرنا لازم آئے گا، جبکہ میراث اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق ہے، جو جس کے لیے جتنا مقرر کیا گیا ہے اسے اتنا ہی ملے گا، جبکہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مرد یا عورت لکھوانا، بعض صورتوں میں دیگر ورثاء کا مال ناحق کھانے کو لازم کرے گا، جبکہ قرآن و حدیث میں اس کی شدید ممانعت بیان فرمائی گئی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔“ (سورۃ بقرہ، آیت 188)

وراثت میں مردوں اور عورتوں کے حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہونے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ ترجمہ کنز العرفان: مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے)۔ (سورہ نساء، پارہ 4، آیت 7)

(3) اعضا کو کاٹتے ہوئے تغیرِ خلقِ اللہ اور مُثلہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلاف شرع تبدیلی کرنا)

اس قانون سے جنسی اعضاء کو تبدیل کروانے کی راہ ملے گی، اس کو سہارا بنا کر اعضاء میں قطع و برید کرنے کا قانونی جواز مل جائے گا اور لوگ اپنے اعضاء کو کاٹتے ہوئے تغیرِ خلقِ اللہ اور مُثلہ کرنے کے جُرْم کے مرتکب ہوں گے اور

اپنے آپ کو خصی کرنا یا مرد و عورت کا اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں ایسی تبدیلی کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ شیطان نے مرد و دھونے کے بعد خدا کی بارگاہ میں ایک بات یہ کہی تھی کہ وہ لوگوں سے کہے گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو ضرور بدل دیں گے اور آج اگر آپریشن کے ذریعے جنس تبدیل کروائی جاتی ہے، تو یہ وہی شیطان کے دعوے کی تصدیق اور اس کے حکم پر عمل ہے۔

چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا ضَلَّٰلَنَّهُمْ وَلَا مَنِيْنُهُمْ وَلَا مَرْتَبَتُهُمْ فَلْيَبْتَئِكُنَّ اِذَا نَ الْاَنْعَامِ وَلَا مَرْتَبَتُهُمْ فَلْيَغْيِرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ ط - وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرًا اَنَا مُبِيْنًا﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا، تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔

(پارہ 4، سورہ نساء، آیت 119)

مفسر قرآن شیخ الحدیث والتفسیر ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری دامت برکاتہم العالیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”شیطان نے ایک بات یہ کہی کہ وہ لوگوں کو حکم دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ضرور بدلیں گے۔ یاد رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلاف شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔ احادیث میں اس کی کافی تفصیل موجود ہے۔“

(تفسیر صراط الجنان، جلد 2، صفحہ 312، 313، مکتبہ المدینہ، کراچی)

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کے بارے میں صحیح مسلم شریف میں ہے: ”لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق اللہ تعالیٰ“ ترجمہ: گودنے والیوں، گدوانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے والیوں، نچوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

(الصحيح لمسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم فعل الواصلة، جلد 2، صفحہ 205، مطبوعہ کراچی)

اور مثلہ کرنے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے: ”عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نہی عن النهبة والمثلة“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کا مال لوٹنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(صحيح البخاری، كتاب الذبائح، باب ما يكره من المثلة، جلد 2، صفحہ 829، مطبوعہ کراچی)

(4) ہم جنس پرستی کا فروغ:

اس قانون کی وجہ سے ایک مرد اپنے آپ کو کاغذات میں عورت لکھوا کر دوسرے مرد سے جنسی تعلق قائم کر سکتا ہے، یونہی ایک عورت اپنے آپ کو مرد لکھوا کر دوسری عورت سے جنسی تعلق قائم کر سکتی ہے جو کہ ایک شنیع و فبیح فعل ہے، قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور بزرگانِ دین کے فرامین میں مرد کا مرد اور عورت کا عورت سے ایسا فبیح تعلق قائم کرنے کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیے ہوئے احسانات کو بیان کرتے ہوئے تیسرا احسان یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بستی سے نجات بخشی جہاں کے رہنے والے لواطت وغیرہ گندے کام کیا کرتے تھے، کیونکہ وہ بُرے لوگ اور نافرمان تھے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبِيثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا سَوِيًّا فَسَقِين﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ بُرے لوگ نافرمان تھے۔ (پارہ 17، سورہ الانبیاء، آیت 74)

(5) مرد و عورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا:

اس قانون کے نتیجے میں مرد و عورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا پایا جائے گا، جبکہ شریعتِ مطہرہ نے مرد و عورت کو ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور ایسے مردوں پر لعنت کی گئی کہ جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، بلکہ مرد و عورت کو ایسے لباس تک پہننے سے منع کر دیا گیا کہ جس میں دوسری جنس سے مشابہت ہوتی ہو، تو جب فقط مشابہت اختیار کرنے سے بھی منع فرما دیا گیا، تو اپنی جنس تبدیل کروا کر عورت کا مرد اور مرد کا عورت بن جانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ تو مشابہت سے ہزاروں گنا زیادہ سخت، فبیح اور خبیث عمل ہے۔

مردانہ وضع اختیار کرنے والی عورتوں اور زنانہ وضع اختیار کرنے والے مردوں کے متعلق صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابو داؤد، ابن ماجہ اور دیگر کُتُبِ احادیث میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: ”لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں

اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب: المتشبهون بالنساء۔۔، جلد 2، صفحہ 874، مطبوعہ کراچی)

(6) بے پردگی و بے حیائی کو فروغ ملے گا:

اس قانون کے نتیجے میں بے پردگی اور بے حیائی کو فروغ ملے گا کہ ایک شخص مرد ہونے کے باوجود صرف کاغذات میں اپنے آپ کو عورت لکھوا کر لڑکیوں کے درمیان جاسکتا ہے اور سر عام بے حیائی و بے پردگی کر سکتا ہے جو کہ سخت ناجائز و گناہ ہے اور اگر مَعَاذَ اللّٰهِ! حقیقۃً جنس کی تبدیلی کے ذریعے مرد عورت بنے یا عورت مرد بنے، تو اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ ایسے آپریشن میں بلاوجہ شرعی مرد و عورت کو اپنا ستر دوسروں کے سامنے کھولنا پڑتا ہے اور دوسرا شخص یعنی ڈاکٹر بلاوجہ شرعی ان اعضاء کو دیکھتا اور چھوتا ہے اور یہ عمل حرام ہے، کیونکہ یہ عمل اسلام جیسے خوبصورت دین کی اعلیٰ انسانی فطرت و جبلت یعنی حیا کے صریحاً خلاف ہے اور پوشیدہ اعضاء کو بلاعذر شرعی دیکھنا، چھونا، دونوں کام ہی ناجائز و حرام ہیں کہ مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت اپنا ستر چھپانا لازم ہے اور بلا ضرورت شرعیہ اس کا ترک حرام ہے۔

عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ

کنز العرفان: اور اپنی زینت نہ دکھائیں، مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

دوسرے کے ستر کی طرف نظر کرنے کے بارے میں صحیح مسلم میں ہے: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال: لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل، ولا المرأة إلى عورة المرأة“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: مرد، مرد کے ستر کی طرف نظر نہ کرے اور عورت، عورت کے ستر کی طرف نظر نہ کرے۔

(الصحيح لمسلم، کتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، جلد 1، صفحہ 266، مطبوعہ بیروت)

بد نگاہی کرنے اور کروانے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے، چنانچہ شعب الایمان اور السنن الکبریٰ للبیہقی میں

ہے: ”عن الحسن قال: بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لعن اللہ الناظر والمنظور إلیه“ ترجمہ:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بد نگاہی کرنے

والے اور کروانے والے پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح، جلد 7، صفحہ 159، مطبوعہ بیروت)

(3) کیا کسی بھی اسلامی حکومت کے لئے اپنے ملک میں ایسا کوئی قانون نافذ کرنا، جائز ہے؟

اوپر بیان کی گئی گفتگو سے معلوم ہوا کہ ٹرانسجینڈر قانون اگر ضروری و شرعی فیوڈات کو شامل کیے بغیر مطلق رکھ کر بنایا جائے، تو کثیر حرام کاموں کا مجموعہ ہے اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بھی اسلامی حکومت اپنے ملک میں ایسا کوئی بھی قانون نافذ کرے، بلکہ ایسے کسی بھی قانون کو نافذ کرنا اور اس کی تائید کرنا سخت ناجائز و حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اور یاد رکھیے! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں انسان کو سب سے افضل و اشرف پیدا کیا ہے اور جس طرح اس کائنات میں اپنی تمام مخلوقات کے جوڑے بنائے ہیں، اسی طرح انسانوں کے اندر بھی مرد اور عورت کو پیدا کیا ہے تاکہ انسان نسل در نسل اس دنیا پر اپنی خلافت قائم رکھ سکیں۔ یوں یہ پورا نظام کائنات چل رہا، جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی حکمت کے مطابق جس انسان کو جیسا ہونا چاہیے تھا، ویسا بنایا، مرد و عورت دونوں کو الگ الگ اعضاء مخصوصہ عطا فرمائے، جن کے ذریعے تو والد کا نظام آگے بڑھتا ہے۔ اب اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اس نظام عالم میں فقط اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے تبدیلی لائے، تو بلاشبہ وہ شخص حرام و ناجائز فعل کا مرتکب کہلائے گا اور سخت گنہگار اور جہنم کا حقدار ٹھہرے گا، اور خُنْثی (Intersex) کے کئی احکام جُدا ہیں اور اس کے لیے ایسے افراد کو شرعی رہنمائی لینا چاہیے۔ لہذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کی طرف سے دیئے گئے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں، کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے کسی بھی قانون بنانے، اس کی تائید کرنے اور عمل کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

واللہ اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابوالفیضان عرفان احمد مدنی



الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

11 محرم الحرام 1444ھ / 10 اگست 2022ء